بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
ربوہ
فون ۴۴۹
جلد ۳۲ / ۷۲ ہفتہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ ۲ روفا ۱۳۶۲ ہش ۲ جولائی ۱۹۸۳ء نمبر ۱۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا ہے

دعا میں ایک موت ہے، اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے

"دعا ہی ہے جس سے خداوندِ ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا ہے اور انا القادر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کے لئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالےٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے۔" (ایام الصلح صفحہ ۱)

"یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالےٰ کی آزمائش کرتا ہے اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالےٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۱۸)

پنجابی میں مثل ہے "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا" لوگ کہتے ہیں دعا کرو۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے دعا میں ایک لذت ہے، اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گداز کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانۂ الٰہی پر گر جاتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۴۰)

اخبارِ احمدیہ

۳۰ احسان / جون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بدستور خراب ہے۔ رات طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی تھی۔ احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

۔ احباب جماعت کی دعاؤں سے کامیاب اپریشن کے بعد راولپنڈی سے واپس ہو چکا ہوں۔ پرہیز رہے گا۔ جملہ احباب، دوستوں، بہنوں و عزیزان کا بے حد مشکور ہوں جنہوں نے عیادت کی۔ فون کے ذریعہ اور عملی بھی کئی شہروں سے آ کر جزاک اللہ ان مبارک ایام میں دعاؤں میں یاد رکھیں۔
(میجر سعید احمد لاہور چھاؤنی)

۔ خاکسار قریباً ایک ہفتہ سے گردوں کی شدید تکلیف میں مبتلا ہے۔ علاج جاری ہے مگر کوئی نمایاں افاقہ نہیں ہو رہا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاکسار کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے میری شدید تکلیف کو دور فرمائے اور بیماری سے شفایابی عطا کرے آمین
ملک نسیم احمد ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ۔

سیالکوٹ شہر میں نمازِ عید

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے سیالکوٹ شہر میں نماز عید الفطر جامع مسجد احمدیہ میں بوقت سوا آٹھ بجے ادا کی جائے گی۔ دوست وقت کی پابندی کریں۔
(ضیاء الدین صوبیدار میجر امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر۔)

مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں درس القرآن

مورخہ ۸ رجولائی ۱۹۸۳ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں مکرم و محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد سورہ الکہف کا درس دیں گے۔ احباب سے شرکت کی درخواست ہے۔
(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبد الحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دورۂ یورپ ۱۹۸۲ء کے نہایت خوشکن نتائج و اثرات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء کے موقع پر دورۂ یورپ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا اختتامی خطاب

مسجد بشارت کی تعمیر کے بعد سے سارے سپین میں اسلام کے حق میں ایک غیر معمولی تبدیلی آچکی ہے

سپینش رومن کیتھولک بچوں کے منہ سے جب لا الٰہ الا اللہ کی آواز آتی تھی تو بڑا سرور آتا تھا دل نشے میں سرشار ہو جاتا تھا

اس دورے کے دوران اللہ کے وہ فضل نازل ہوئے جن کو اربوں روپے خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا

بلا مبالغہ ہم نے خدا کے فضلوں کو آسمان سے موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھا ہے!

نوٹ :- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء کے آخری روز مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو جو اختتامی خطاب فرمایا تھا اس کا خلاصہ الفضل ۱۹ اکتوبر ۱۹۸۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ بعد ازاں اس خطاب کا مکمل متن براہ راست ماہنامہ خالد شمارہ جنوری ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا۔ اس خطاب کو ریکارڈ میں لانے کے لیے مذکورہ رسالے کے حوالے سے الفضل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

(ادارہ)

قسط نمبر ۲ (آخری)

جب ہم غرناطہ پہنچے

ہیں تو دو واقعات ایسے ہیں جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں کیسی تبدیلی پیدا کر دی۔ ایک پولیس آفیسر صاحب جو ہمارے ساتھ تھے وہ موٹروں کے دروازے کھولتے تھے جس طرح ڈرائیور کھولتے ہیں اور رات کو جب ہم جدا ہوئے تقریباً بارہ ایک بج گئے تھے۔ غالباً ایک بجے کی بات ہے۔ پریس کانفرنس بھی ہوئی۔ لمبا عرصہ ہو گیا تھا۔ وہ صاحب ہٹتے ہی نہیں تھے میرے دروازے کے سامنے سے۔ میں نے اپنے ترجمان دوست کے ذریعہ اس کو کہلوایا کہ آپ تھک گئے ہونگے آپ واپس چلے جائیں۔ انہوں نے کہا نہیں اس طرح نہیں جاؤں گا۔ پہلے مجھ سے وعدہ کریں کہ صبح الحمراء دیکھنے کے لئے اپنے کمرہ سے نہیں نکلیں گے جب تک میں نہ آجاؤں اور مجھے وقت بتا دیں میں اسی وقت پہنچ جاؤں گا۔ میں نے وقت بتایا۔ اگلے روز دروازہ کھلا تو وہ باہر کھڑے تھے۔ ایسی حیرت انگیز محبت کا اظہار تھا۔ میں نے سمجھا یہ کوئی معمولی آدمی ہوگا چھوٹے افسر بھی ہوتے ہیں۔ اس بیچارے کو شاید ہدایت ہو اسی طرح کی۔ بعد میں پتہ لگا کہ اس شہر کے وہ اسسٹنٹ پولیس کمشنر تھے۔ آخر پر جب ہم جدا ہونے لگے۔ اور پریس والوں نے میرے تاثرات پوچھے۔ تو میں نے ان سے کہا کہ اس شہر کو میں نے دو دفعہ دیکھا ہے۔ دونوں دفعہ پولیس کسٹڈی POLICE CUSTODY میں دیکھا ہے۔ ایک دفعہ اس طرح دیکھا کہ پولیس مجھے مجرم سمجھ کر بیرونی دنیا کی مجھ سے حفاظت کر رہی تھی اور آج اللہ کے فضل سے اس طرح دیکھا ہے کہ دنیا کو مجرم سمجھ کر

میری حفاظت ہو رہی تھی

اُن سے۔ میں نے کہا میں تو بحیثیت انسان وہی شخص ہوں۔ اسی طرح کا انسان ہوں کوئی تبدیلی میرے اندر پیدا نہیں ہوئی یعنی میرا نام بھی وہی۔ ذات بھی وہی۔ مزاج بھی وہی، تعلیم بھی وہی۔ کیا فرق پڑا ہے۔ صرف اور صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کی برکت ہے کہ جن کی نمائندگی میں میں اس دفعہ سپین گیا تھا اور ایسی حیرت انگیز طور پر کایا پلٹ گئی۔

وہاں جب ہم غرناطہ پہنچے ہیں تو پریس کا حال یہ تھا کہ جاتے ہی پہلے ہمیں ہوٹل میں داخل ہوتے ہی ایک آواز آئی — اھلاً و سھلاً و مرحبا — ہم نے حیرت سے پوچھا یہ اھلاً و سھلاً کہنے والے کون ہیں تو پتہ لگا کہ پریس کے نمائندے انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے یہ الفاظ سیکھے ہیں۔ آپکو خوش آمدید کہنے کے لئے۔ جب پریس انٹرویو شروع ہوا تو جس طرح ہمیں باقی پریس کے ساتھ واسطہ پڑتا رہا ہے اور مختلف ملکوں میں پریس کا تصور مختلف ہے۔ بعض جگہ اچھے پریس کی علامت ہے کہ سو فیصدی جھوٹ بولا جائے اور یہ علامتیں اور یہ تعریفیں بدلتی جاتی ہیں۔ کہیں نوے فیصدی جھوٹ آجاتا ہے۔ کہیں اسی فیصدی آجاتا ہے، کہیں ستر فیصدی۔ چنانچہ سپین میں جو پہلا پریس انٹرویو ہوا اس میں انہوں نے ہمارے متعلق

ایک لفظ جھوٹ نہیں بولا

ہر وہ بات نمایاں طور پر بیان کی جو کہ اسلام کی تائید میں تھی اور دوسرے دن کے پرچے دیکھ کر ہم حیران رہ گئے کہ اگر کوئی احمدی پریس نمائندہ ہوتا تو اس سے بہتر وہ ہمارے انٹرویو کو شائع نہیں کر سکتا تھا۔ غرناطہ سے لاکھوں کی تعداد میں شائع ہونے والے اخباروں نے ہمارا چرچا کیا اور اس اعلان کی سرخیاں لگائیں کہ سپین نے اسلام کے لئے اپنے دروازے کھول دیئے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ جب وہ انٹرویو لے کر رخصت ہوئے تو ضمناً انہوں نے ہم سے پوچھا کہ آپ کا پروگرام کیا ہے۔ آپ نے الحمراء بھی دیکھنا ہوگا۔ ہم نے کہا ہاں ضرور دیکھنا ہے۔ انہوں نے کہا اندازاً آپ کس وقت جائیں گے۔ ہم نے بتایا کہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک وہاں ہوں گے۔ وہ پریس کے نمائندے پھر وہاں بھی پہنچے ہوئے تھے اور اس طرح ساتھ ساتھ پھرتے رہے کہ ہمیں دیکھنے کے لئے جو ہجوم اکٹھے ہو جاتے تھے ان کو وہ ہماری تبلیغ کرتے رہے۔ وہ اپنی زبان میں ان کو بتاتے رہے کہ یہ کیا ہے۔ اسلام کیا ہے اور یہ کیا کہنے آئے ہیں اور کیا لے کر آئے ہیں اور خدا تعالیٰ نے فضل کیا۔ پہلے تو ہمارے پاس صرف ایک دو مترجم تھے۔ یہ دو چار مترجم بھی ساتھ شامل ہو گئے۔ آخر پر جب ہم جدا ہونے لگے تو وہ کہنے لگے ہمیں بتائیں۔ آخری پیغام دیں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ کوئی ایک فقرہ بتائیں جس میں یہاں آنے کی غرض کا خلاصہ آجائے۔ میں نے ان سے کہا کہ ایک فقرہ تو پھر میرے دل میں یہ آرہا ہے کہ جو چیز اہل سپین نے اسلام سے تلوار کے زور سے چھینی تھی۔ ہم

محبت کے زور سے دوبارہ فتح کرنے کے لئے

آگئے ہیں۔ چنانچہ دوسرے دن کے اخباروں میں یہی عنوان لگا ہوا تھا۔ انہوں نے نمایاں کر کے یہ اعلان لگایا کہ اہل سپین نے اسلام سے جو تلوار کے زور سے چھینا تھا۔ آج اسلام کے نمائندے محبت کے زور سے دوبارہ اس کو واپس لینے کے لئے آگئے ہیں۔ دوسرے دن جب ہم واپس روانہ ہونے لگے تو ہمارا پروگرام یہ تھا کہ صبح جلدی روانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں گے۔ خیال یہ تھا کہ گیارہ ساڑھے گیارہ بجے تک قرطبہ پہنچ جائیں وہاں مسجد بھی دیکھنی تھی۔ اس کے بعد تو پھر اتنی مصروفیت تھی ناممکن تھا باہر نکل کر ہم کوئی چیز دیکھ سکتے تو خیال یہی تھا کہ پہلے دن غرناطہ دوسرے دن واپسی پر قرطبہ کی مسجد دیکھیں گے اور اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بے شمار وہاں کام تھے جو کرنے والے تھے۔ لیکن روانگی میں دیر ہو رہی تھی۔ میں نے پتہ کیا یہ دیر کیوں ہو رہی ہے تو مجھے یہ بتایا گیا کہ پولیس کہتی ہے جس رستہ سے آپ نے گزرنا ہے اس رستہ پر رش بڑا ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک ہم وہاں کی ساری ٹریفک بند نہ کرالیں اور رستہ خالی نہ کرالیں۔ ہم آپ کو لیکر نہیں چلیں گے۔

پس یہ جو حالات ہیں عقل میں آ ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ ہر جگہ

ہم نے انتہائی سچائی کے ساتھ

اپنی حقیقت سے ان کو آگاہ کر دیا کوئی چیز چھپا کر نہیں رکھی۔ ہر جگہ جاتے ہی جو پریس انٹرویو ہوا اس میں ہم نے اہل سپین کو بتایا کہ ہم وہ لوگ ہیں جو اپنے ملک کے نزدیک بھی مسلمان نہیں کہلاتے۔ ہم آئے تو ہیں اسلام کی نمائندگی میں۔ لیکن کوئی لگی لپٹی نہیں رکھنا چاہتے تمہارا سلوک ہم سے کیا ہو یہ تمہاری مرضی ہے لیکن ہم سچائی کے اظہار سے باز نہیں آئیں گے۔ ہم وہ کمزور جماعت ہیں، اتنی کمزور جماعت کہ جن کو اپنے ملک میں بھی آزادیٔ ضمیر کا حق نہیں ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو مسلمان کہنے کا حق نہیں دیا جا رہا۔ یہ نہ سمجھنا کہ بڑے بڑے اسلامی ممالک اور بڑے بڑے طاقتور ممالک کے نمائندے بن کر آئے ہیں اس لئے تم عزت کا سلوک کرو۔ ہم تو خاک رلوگ ہیں۔ ہماری کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔ ہم تو بے بس اور بے چارے لوگ ہیں اس لئے یہ سمجھ کر ہم سے جو سلوک کرنا ہے وہ کرو لیکن دنیاوی حکومتوں کا نمائندہ سمجھ کر کوئی سلوک نہ کرنا۔ ہم صرف اور صرف اپنے رب کے نمائندے ہیں اور صرف اور صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمائندے ہیں

پس یہ اسی

رب کے جلوے تھے

جس نے دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کی۔ اسی محمد مصطفےٰ ﷺ کا حسن تھا جس نے دل جیتے ہیں ہمارا اس میں کوئی دخل نہیں۔ ہر جگہ پیار اور محبت کے آثار حیرت انگیز طور پر دیکھنے میں آئے یہاں تک کہ جو احمدی باہر سے ملنے آتے تھے وہ حیران اور ہکا بکا رہ جاتے تھے اور بیان کرتے کرتے بعض دفعہ درد کی وجہ سے ان کی آوازیں رندھی جاتی تھیں کہ ہمیں یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ ہم سے ہو کیا رہا ہے۔ افریقنوں نے یہی کہانی بیان کی۔ انڈونیشینز نے یہی کہانی بیان کی۔ جرمنوں نے یہی کہانی بیان کی اور انگلستان سے آنے والوں نے یہی کہانی بیان کی۔ امریکہ سے آنے والوں نے۔ کینیڈا سے آنے والوں نے بھی۔ غرض جس نے بیان کیا یہی بیان کیا کہ جب سے ہم پہنچے ہیں ایسی محبت کا سلوک ہو رہا ہے کہ سمجھ نہیں آتی کہ ہم سے ہوا کیا ہے۔ گویا کہ ہم شاہی مہمان ہیں۔ ایک ہوٹل میں احمدی ٹھہرے ہوئے تھے وہاں کے دوست آئے۔ انہوں نے کہا ہمیں تو سمجھ نہیں آتی ہوا کیا ہے۔ ہوٹل والے نے اپنا سارا ساز و سامان نکال کر ہمارے سپرد کر دیا۔ نہ کچن نہ اپنے کمرے رکھے۔ سب کچھ دے دیا ہے کہ تم مزے سے رہو۔ اپنا گھر سمجھ کر رہو۔

تقریبات کا جو منظر ہے

وہ ناقابلِ بیان ہے۔ خاصا گرم ملک ہے۔ اور اوپر سے شامیانے اور وہ دن خاص طور پر تھا بھی گرم۔ بیحد تکلیف میں لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اوپر سے ایک لمبا پروگرام جس میں پہلے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر اور پھر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تقریر۔ اس سے پہلے لمبی تلاوت اور ایک لمبی نظم اور پھر ساتھ ساتھ اسکے ترجمے یعنی جو دو گھنٹے کا پروگرام ہو وہ چار گھنٹے میں جا کر ختم ہو اور پھر بیچ میں کرم الٰہی صاحب کی بھی تقریر۔ پھر آخر پر میری تقریر تھی۔ مجھ پر یہ تاثر تھا کہ جب تک میرے کچھ کہنے کی باری آئے گی صرف احمدی بیٹھے رہ جائیں گے باقی سب جا چکے ہوں گے حقیقتاً میں یہی سمجھ رہا تھا۔ لیکن میں اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ میں نے کہا اے خدا! ان کو پیغام پہنچنا ہے خواہ ظفر اللہ خان کی زبان سے پہنچے یا ڈاکٹر سلام کی زبان سے پہنچے۔ پیغامِ اسلام تو پہنچ رہا ہے۔ میں اس پر بڑا راضی ہوں۔ لیکن حیرت کی انتہا نہ رہی جب دیکھا کہ

آخر وقت تک سب لوگ بیٹھے رہے

اور اہلِ سپین کے مزاج کو جو جانتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ بے انتہاء باتیں کرنیوالی قوم ہے اور زیادہ دیر بیٹھ ہی نہیں سکتے۔ وہ ادھر ادھر پھرنے لگ جاتے ہیں۔ خوب باتیں کرتے ہیں پھر وہ بہت بیج کھاتے ہیں اور ہر وقت خربوزوں یا تربوز کے بیج کھاتے رہتے ہیں۔ ان کی توجہ زیادہ بیج کی طرف ہی رہتی ہے وہاں سارے ہزاروں کے مجمع میں کسی نے بیج نہیں کھایا۔ کسی نے باتیں نہیں کیں۔ اور اس خاموشی سے تقریر سنی ہے کہ تقریر کے دوران اگر کوئی بچہ بھی بولتا تھا تو ساتھ بیٹھا ہوا آدمی اس کو خاموش کرا دیتا تھا اور مسجد کا صحن بھر گیا۔ اس سے باہر شاہراہ تھی اس سے باہر لوگ کھڑے تھے۔ گاؤں اُمڈ آیا تھا اور بہت دور دور سے بعض لوگ پہنچے ہوئے تھے۔ بعد میں جب ہم نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہوئی ہے۔ آپ کس طرح تشریف لائے یعنی بعض احمدی دوستوں نے ان سے مل کر سوال کئے تو انہوں نے بتایا کہ ہم نے تو ریڈیو پر اور ٹیلیویژن پر یہ خبریں سنی تھیں۔ ہمیں تو کوئی دعوت نامہ نہیں پہنچا یعنی ریڈیو کا نظام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مسلسل پروپیگنڈا کر رہا تھا۔ باوجود اس کے کہ ہم انکو یہ بتا چکے تھے کہ یہاں ہماری کل تعداد تیس ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ ایک غیر ملک میں، ایک عیسائی ملک میں تیس کی تعداد کا کوئی دعویدار ہو اس کے ساتھ یہ سلوک کہ مسجد بشارت سپین کی افتتاحی تقریب کو تقریباً ایک ہفتہ تک سپینش ٹیلی ویژن دن میں تین تین بار دکھاتی رہی۔ اپنے ہی خرچ پر انہوں باقی جو نظام ہیں یعنی دنیا کے ٹیلی ویژن کے نظام ہیں ان کو بھی بھجوائی۔

اس سے پہلے سوئٹزرلینڈ کے ایک احمدی نے مجھے یہ کہا کہ آپ کو پبلسٹی پر خرچ کرنا پڑیگا ورنہ ہماری تقریب کا کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ میں نے کہا ہمارے پاس کوئی پیسے نہیں ہیں پہلے ہی بہت پیسے خرچ ہو چکے ہیں اس لئے نہیں ہوتی پبلسٹی تو نہ ہو

اللہ تعالیٰ ذمہ دار ہے

ہم کوئی ٹھیکیدار تو نہیں لگے ہوئے۔ جس کا کام ہے وہ جانے وہ واقعہ میرے ذہن میں آیا کہ جب خانہ کعبہ پر حملہ کیا گیا۔ اصحاب فیل حملہ آور ہوئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب عرب کے رؤساء میں سے وہ شخص تھے جن کو نمائندہ بنا کر ان کے پاس بھجوایا گیا۔ ابرہہ کے پاس نمائندگی کے طور پر ان کو بھجوایا گیا کہ وہ کسطرح اسکو سمجھا بجھا کر باز رکھیں۔ یہ بڑی مقدس جگہ ہے۔ تم اس کی تحقیر نہ کرو۔ وہ گئے اور انہوں نے اپنے اونٹوں کی باتیں شروع کر دیں یعنی خانہ کعبہ کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا۔ کہا تو بس یہ کہ میرے سو اونٹ تھے اُن میں سے اتنے چوری ہو گئے۔ تمہارے لشکر والوں نے چوری کئے ہیں اور میں سردار ہوں اس لئے تم میرے اونٹ واپس کرواؤ۔ تم اچھے بادشاہ ہو جو پرانے سرداروں کی عزت کا کوئی خیال ہی نہیں کرتے میرے اونٹ واپس کرو۔ وہ چپ کر کے بات سنتا رہا۔ اُس کے بعد اُس نے کہا کہ آج میں تم لوگوں سے بڑا ہی مایوس ہوا ہوں۔ تم ایسی بے غیرت قوم ہو کہ اسوقت تمہیں اپنے اونٹوں کی فکر ہے۔ حالانکہ اہلِ کعبہ کا نمائندہ بن کر آئے ہو۔ اور اس کعبہ کی کوئی فکر نہیں جس کو مسمار کرنے کیلئے میں اتنا بڑا لشکر لے کر آیا ہوں۔ اُس نے کہا میں اسی سوال کا انتظار کر رہا تھا۔ دیکھو میں اونٹوں کا مالک ہوں۔ تم نے اندازہ کر لیا ہے کہ مجھے اپنے اونٹوں کی کتنی فکر ہے۔ اس خانہ کعبہ کا میرا رب مالک ہے وہ فکر کرے گا اپنے گھر کی۔ تو میں نے یہ دل میں سوچا کہ وہی رب ہمارا رب ہے جو خانہ کعبہ کا رب تھا۔ وہ پبلسٹی کی آپ فکر کرے گا ہمیں کوئی ضرورت نہیں اس پر کسی قسم کے خرچ کرنے کی۔ چنانچہ انہوں نے اپنے خرچ پر وہ پبلسٹی اس طرح کی کہ ہمیں کچھ سمجھ نہیں آئی کہ کیا واقعہ ہوا۔ ہمیں عرب ممالک سے خط آنے لگ گئے کہ ہم بیٹھے ہوئے ٹیلی ویژن دیکھ رہے تھے اچانک آپ کی تصویر آئی اور پتہ لگا کہ مسجد بشارت کا افتتاح ہو رہا ہے۔ یعنی وہ عرب ممالک جہاں احمدیت BAN کی ہوئی ہے وہاں ٹیلی ویژن پر مسجد بشارت سپین کا افتتاح خدا تعالیٰ کے فرشتے دکھا رہے تھے۔ اس لئے کون کہتا ہے کہ یہ مبالغہ ہے کہ آسمان سے ہم نے موسلا دھار بارش کی طرح خدا کے فضلوں کو برستے دیکھا ہے

خدا کی قسم یہ مبالغہ نہیں ہے

اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اس خدا کی قسم کھا کر میں کہتا ہوں جو خانہ کعبہ کا خدا ہے جو محمد مصطفےٰ کا خدا ہے کہ اس بات میں ایک لفظ بھی مبالغہ نہیں ہے۔ ہماری زبانیں بیان نہیں کر سکتیں اس کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوئے ہیں۔

یہ تقریب آئی اور گذر گئی اور ہماری طرف سے اس کی تفصیلی رپورٹیں بھیجنے کا کوئی مناسب انتظام ہی نہیں تھا۔ ہماری طاقت ہی نہیں تھی۔ لیکن

حیرت انگیز طور پر یورپ کے سارے ممالک

نے اس کو COVER کیا۔ کس طرح کیا۔ کیا واقعہ ہوا مجھے تو سمجھ نہیں آیا۔ بلجیئم ایک ملک باقی رہتا تھا۔ تقریب کے دوسرے دن میں بیٹھا ہوا تھا تو اچانک دیکھا کہ ایک بلجیئم کا نمائندہ بھی پہنچ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر یہ خبریں سنیں اور میں حیران رہ گیا کہ میں اس کو کس طرح MISS کر گیا ہوں۔ اس لئے میں میڈرڈ سے صرف اس غرض سے آیا ہوں کہ آپ مجھے انٹرویو دیں اور میں اسے اپنے ریڈیو سے نشر کرواؤں۔ چنانچہ وہ خود انٹرویو لے کر گیا اور شائع کیا۔

آنے سے پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوئٹزرلینڈ سے دو بڑی دلچسپ خبریں

موصول ہوئیں۔ ایک یہ کہ جنیوا جہاں ہم نے کوئی پریس انٹرویو دیا ہی نہیں۔ واقف ہی نہیں وہاں کے پریس کے۔ وہاں کے سب سے زیادہ کثیر الاشاعت اخبار کی CUTTING آئی جس نے اتنی تفصیل سے مسجد سپین پر اور احمدیت پر مضمون لکھا ہے کہ اس کو پڑھ کر عقل حیران رہ جاتی ہے کہ اس کو کیا سوجھی ہے بیٹھے بٹھائے احمدیت پر اور مسجد بشارت پر اتنا شاندار مضمون لکھ دیا ہے۔ اور وہ وہاں کا کثیر الاشاعت اخبار ہے۔

اور دوسری خبر جس سے دل باغ باغ ہو گیا وہ یہ تھی کہ ایک سوئس عیسائی جو گذشتہ کئی سال سے سپین میں آباد ہوا ہوا تھا وہ سوئٹزرلینڈ کے مشن میں پہنچا۔ پہلے خط کے ذریعہ رابطہ قائم کیا پھر خود پہنچ کر اس نے یہ واقعہ سنایا۔ اس نے کہا کہ میں پچھلے پانچ سال سے سوچ رہا تھا کہ اسلام اچھا مذہب ہے۔ میں مسلمان ہونا چاہتا تھا۔ لیکن کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا ہوں۔ میں نے بڑے بڑے مسلمان بادشاہوں کو خط لکھے۔ شیعوں سے بھی رابطہ کیا۔ سنیوں سے بھی رابطہ کیا۔ مختلف ممالک کے علماء سے ملا۔ انہوں نے بھی ازراہ شفقت اپنے علماء بھجوائے اور میری گفت و شنید ہوئی۔ لیکن مجھے یوں لگتا تھا۔ کہ دل پر ایک تالا ہے جو کھلنے میں نہیں آتا۔ چند دن پہلے میں بیٹھا ٹیلیویژن دیکھ رہا تھا تو اچانک مسجد بشارت کا افتتاح شروع ہو گیا اور دیکھتے دیکھتے مجھے یوں محسوس ہوا کہ آسمان سے کوئی ہاتھ آیا اور اس نے چابی سے تالا کھول دیا ہے۔ اُس ہاتھ نے وہ تالا کھول دیا اور مجھے اسی وقت پوری طرح انشراح ہو گیا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ خدا اسی لئے مجھے روکے ہوئے تھا کہ یہ اسلام ہے جس میں مجھے داخل ہونا چاہیئے۔ چنانچہ وہ اسی وقت بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گیا۔

ایسے بے شمار واقعات ہیں

جو بات کرو تو کھلتے چلے جاتے ہیں۔ بات سے بات نکلتی چلی جاتی ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے کوئی نہ ختم ہونے والی کہانی ہے۔ جب میں آیا تھا بات شروع کرنے کے لئے میرا ذہن اس وقت بالکل خالی تھا۔ مگر مجھے علم تھا کہ یہ مضمون ہی ایسا ہے جب میں اس میں داخل ہوں گا تو اللہ تعالےٰ ایک کے بعد دوسری راہ کھولتا چلا جائے گا۔

میں پہلے پریس کے متعلق بیان کر رہا تھا۔ اس کے متعلق اب آخر پر ایک دلچسپ واقعہ سنا دیتا ہوں چونکہ یہ مضمون تو ایک قسط میں ادا ہونے والا ہے ہی نہیں۔ آپ لوگوں نے واپس بھی جانا ہے اس لئے مجھے ختم کرنا چاہیئے۔ پریس میں میں نے یہ محسوس کیا کہ جب وہ دیکھتے تھے کہ اسلام کی تبلیغ شروع ہو گئی ہے اور اثر پڑنے لگ گیا ہے یعنی خود پریس والوں پر بھی ایسا نمایاں اثر پڑنے لگ جاتا تھا کہ وہ ہاں میں ہاں ملانے لگ جاتے تھے۔ اور یہ عجیب بات تھی۔ تو ان میں سے بعض جو اسلام کے خلاف کچھ تعصب رکھتے تھے وہ چاہتے تھے کہ رُخ اس طرح پلٹے کہ کسی طرح اسلام کے خلاف بات ہو جائے۔

ان کے پاس دو ہتھیار تھے

ایک یہ کہ ایران کے خلاف وہاں کے پریس نے اتنا شدید اور ظالمانہ پروپیگنڈہ کیا ہوا ہے کہ مجھے پتہ نہیں وہاں ایران میں کیا ہوتا ہے۔ لیکن جو تصویر وہاں کھینچ رکھی ہے۔ وہ اتنی بھیانک ہے اور اسلام کے ساتھ اس طرح باندھ رکھی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر خمینی صاحب کا نام لے کر سوال کیا جائے تو یہ لوگ پھنس جائیں گے۔ اگر مخالفت کریں گے تو ایک اسلامی سربراہ مملکت کی مخالفت کر رہے ہوں گے۔ اگر تائید کریں گے تو ہم کہیں گے دیکھو جی یہ وہی اسلام ہے۔ چنانچہ یہ ایک سوال ضرور ہوتا رہا۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی جس رنگ میں جواب دیا وہ پھر کسی وقت بیان کروں گا۔ ورنہ میرے انصار بھائی کہیں گے ابھی ابھی انصار سے نکل کر آئے ہو ساری باتیں خدام کو بتا دیں ہمارے لئے کیا رکھا ہے۔ تو وہ فکر نہ کریں ان کو بتانے کے لئے بہت باتیں موجود ہیں۔

دوسرا سوال تھا عورتوں کے متعلق

کہ اسلام عورت پر ظلم کرتا ہے۔ عورت سے یہ سلوک کرتا ہے وہ سلوک کرتا ہے۔ اس کا جواب دینے کی بھی اللہ تعالےٰ اس رنگ میں توفیق دیتا تھا کہ بعض دفعہ عورت نمائندہ خود اقرار کرتی تھیں پریس کانفرنس میں کہ اسلام تو عورت کو مغربی سوسائٹی سے زیادہ عزت کا مقام دیتا ہے ہم اب تک دھوکے میں رہے۔ اوسلو میں یہ واقعہ ہوا۔ وہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے مجلس کے جو لوگ تھے وہ شہر کے بڑے اچھے معززین تھے ان کے ایک گروہ کے اندر بڑی دلچسپ تبلیغ کا موقع مل گیا۔ اس سے پہلے صبح پریس کانفرنس تھی وہاں ایک عیسائی بہت ہی متعصب عورت نمائندہ آئی ہوئی تھی۔ اس کی کچھ پیش نہیں جاتی تھی۔ اس بیچاری نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح نیک اثر زائل ہو جائے لیکن نہیں ہو سکا۔ اس نے پھر یہ سوچا کہ میں دوبارہ جو معزز مہمان ہیں ان میں بیٹھ کر پھر کوئی ایسی بات کروں۔ چنانچہ جب تبلیغ ہو رہی تھی اس نے پھر یہی عورت کا سوال اٹھا دیا جب میں نے جواب دیا تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے سارے مطمئن ہو گئے اُس وقت اُس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی۔ اس نے سوچا کہ یہ تو قابو نہیں آتا شائد اس کی بیوی قابو آ جائے تو مجھے اس نے کہا۔ آپ کی بیوی ساتھ آئی ہوئی ہیں میں نے کہا ہاں آئی ہوئی ہیں۔ کہاں ہیں۔ میں نے کہا اوپر ہیں کہا ہمیں اجازت ہے ملنے کی۔ میں نے کہا آزادی ہے بے شک شوق سے ملیں کوئی قید خانہ تھوڑا ہے اسلام میں کہ عورتوں کو قید کر دیتا ہے جائیں جتنی دیر مرضی بیٹھیں۔ چنانچہ میں خود اوپر جا کر اُن کو چھوڑ آیا لیکن وقت نہیں ملا۔ تعارف کروانے کا کہ یہ پریس کی نمائندہ ہیں ورنہ میری بیوی ذرا ہوشیار ہو کر بیٹھتیں۔ اندر جا کر اس نے ایسی ہوشیاری کی کہ بہت ہی محبت اور پیار کا سلوک کر کے کہا۔ بچاری مظلوم عورت اچھی بھلی شکل ٹھیک ٹھاک کپڑے اور قید ہوئی ہوئی ہے تمہیں تو بڑی تکلیف ہوتی ہو گی یہاں پھر کے۔ یہ ساری دنیا آزاد پھر رہی ہے۔ تم نے برقع تمبو سا پہنا ہوا ہے اور اس میں پھر رہی ہو۔ اور دل چاہتا ہو گا میں اسے پھاڑ پھوڑ کے باہر نکل جاؤں اور دنیا میں جس طرح ہماری عورتیں آزاد ہیں اُس طرح مزے لوں۔ جب وہ خوب تقریر کر چکی تو میری بیوی نے اس سے کہا کہ جو تم نے باتیں کی ہیں ان کی تو مجھے کوئی بھی تکلیف نہیں۔

میں تو بڑے مزہ میں ہوں

اسلام تو ہمیں بڑی پیاری زندگی دے رہا ہے۔ میں نے بڑی سیریں کی ہیں۔ جہاں میرا میاں جاتا ہے وہاں میں ساتھ جاتی ہوں اور جو وہ دیکھتا ہے وہ میں بھی دیکھتی ہوں اور ہم تو بڑا لطف اُٹھا رہے ہیں۔ ایک تکلیف مجھے بڑی سخت ہے کہ تم لوگ اتنے گندے ہو، اتنے ننگے ہو، کوئی شرم حیا نہیں ہے۔ سارا عرصہ جو میں یہاں ٹھہری ہوں نظر اُٹھاتی تھی۔ تو واپس آ جاتی تھی شرم کے مارے دیکھا نہیں جاتا تھا۔ وہ ایسی شرمندہ ہوئی کہ کہنے لگی دیکھو میں نے تو ٹھیک کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ اس انٹرویو کے جلد بعد میں نے وہاں سے اُسے گھبرا کر نکلتے دیکھا ہے۔ مجھے نہیں پتہ تھا واقعہ کیا ہوا۔ انگریزی میں ایک محاورہ ہے کہ BAT OUT OF THE HELL کہ جس طرح چمگادڑ گھبرا کر جہنم سے نکلتی ہے تو عجیب منظر ہوتا ہے یہ ان کا تصویری زبان میں ایک محاورہ ہے کہ کوئی آدمی پر جھاڑ کر نکل رہا ہو کہیں سے۔ تو میں نے دیکھا کہ وہ بڑی گھبرا کر اوپر سے نیچے اُتری ہے۔ کوئی بات تو اس نے نہیں کی۔ مگر جب میں نے پتہ کیا اپنی بیوی سے تو اس نے کہا وہ پریس کی نمائندہ تھی مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا یہ واقعہ ہوا ہے میرے ساتھ۔

پس

اللہ تعالےٰ ہر ایک کی مدد فرما رہا تھا

یعنی سادہ آدمی کی بھی مدد فرماتا تھا اور ہوشیار کی بھی مدد فرماتا تھا۔ سارا عرصہ اللہ تعالےٰ کی مدد اور سہارے کے طفیل یہ سفر گذرا ہے ورنہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

جہاں یہ پریس کی نمائندہ اپنی کوشش کر رہی تھی کہ کسی طرح اسلام کا اثر مٹ جائے وہاں دو طالب علم بھی بیٹھے ہوئے تھے اور ایک پادری بھی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ یونیورسٹی کے سینیئر طالب علم تھے۔ اور ایک اچھا چوٹی کا پادری وہاں موجود تھا۔ جب ہم فارغ ہوئے ہیں تو ہمارے دوستوں نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ وہ یونیورسٹی کے دونوں لڑکے اپنے پادری کے پیچھے پڑ گئے کہ تم نے ہمیں ساری عمر دھوکے میں رکھا ہے۔ اصل عیسائیت کا تو ان کو پتہ ہے تمہیں تو کچھ پتہ ہی نہیں۔ اور اسلام اتنا خوبصورت مذہب۔ اس کے متعلق آج ہمیں سمجھ آئی ہے وہ ان سے بحث کرتا تھا۔ وہ اس کو جواب دیتے تھے اور اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہے تھے کہ تم نے اب تک ہم سے کیا ظلم برقرار رکھا تھا۔ بالکل جھوٹ بولتے رہے ہو۔

اسلام سچا مذہب ہے

اس نے آخر شرم کے مارے اُن سے کہا کہ مجھے تم چھوڑو مجھے جلدی ہے۔ انہوں نے کہا جلدی ولدی کوئی نہیں۔ ہم نے تمہیں نہیں چھوڑنا۔ اس نے کہا اچھا پھر یہاں سے تو ہٹ جاؤ یہ لوگ دیکھ رہے ہیں۔ وہ چل کر دور جانے لگا۔ انہوں نے اسے گیٹ پر پھر پکڑ لیا۔ نہیں جانے دیا گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ اس کے پیچھے پڑے رہے۔

پس یہ اللہ کے فرشتے تھے جو یہ کام کر رہے تھے اس میں کسی انسانی طاقت کا بس نہیں تھا۔ ایسی شان کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی بارش نازل ہوئی ہے کہ اس پر جو میں نے اپنے پیغام میں لکھا وہ بالکل صحیح تھا۔ حقیقت ہے کہ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ ساری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں احمدی خدا کی راہ میں آنسو بہا رہے ہیں۔ ہر قطرہ جو گرتا ہے بھاپ بن کر آسمان پر اُٹھتا ہے وہ فضلوں کی بارش بن کر دوبارہ ہم پر برسنے لگتا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ رحمتوں کے یہ دور برقرار رکھے۔ ایک سے ایک اگلی منزل کی طرف ہم بڑھتے رہیں۔ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور شکر کا حق ادا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ۔ (ابراہیم آیت : ۸)

جب تم شکر کرو گے

تو میں تمہیں اور بھی بڑھاؤں گا۔ وہ واقعہ تو آپ نے سُنا ہوا ہے کہ جو بادشاہ بھی شکر گزار ہوتے ہیں وہ بھی اچھی بات کے نتیجہ میں زیادہ فضل عطا کیا کرتے ہیں۔ 'زہ' والا واقعہ آپ میں سے اکثر نے سُنا ہوگا۔ بار بار بھی سناؤ تو اس کا مزہ ختم نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں ایک بادشاہ سیر کے لئے نکلا۔ اس نے اپنے وزیر کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ جب بھی میں زہ کہوں کسی اچھی بات پر تو تم اشرفیوں کی ایک تھیلی عطا کر دیا کرنا۔ چنانچہ اشرفیوں کی کئی چھوٹی چھوٹی تھیلیاں ساتھ ہوا کرتی تھیں اس حال میں بادشاہ سیر کے لئے نکلتے تھے۔ ایک کسان بوڑھی عمر کا بیچارا ستر اسی سال کا، وہ کھجور کی گٹھلیاں لگا رہا تھا۔ بادشاہ نے اس سے تعجب سے پوچھا کہ اے کسان! تم تو بوڑھے ہو گئے ہو۔ قبر میں ٹانگیں لٹکائے بیٹھے ہو۔ یہ کھجور کیوں لگا رہے ہو۔ کیوں بیکار محنت کر رہے ہو۔ اس نے کہا ہمارے باپ دادا نے کھجور لگائے تھے ہم نے ان کا پھل کھایا اب ہم محنت کریں گے تو اگلے اس کا پھل پائیں گے۔ بادشاہ کو یہ بات ایسی پیاری لگی کہ اس کے منہ سے زہ نکل گیا۔ اسی وقت وزیر نے اشرفیوں کی ایک تھیلی اُسے پکڑا دی۔ اس کسان نے کہا کہ بادشاہ سلامت آپ تو کہتے تھے تمہاری محنت کو پھل نہیں لگے گا۔ میری محنت کو تو ابھی پھل لگ گیا۔ بادشاہ کے منہ سے پھر بے اختیار نکل گیا 'زہ' اس وزیر نے دوسری تھیلی نکالی اور اُس کو پکڑا دی۔ اُس نے کہا بادشاہ سلامت مجھے اور بھی تعجب ہے کہ کھجور تو سال میں ایک دفعہ پھل دیتے ہیں میرے کھجور نے تو دو دفعہ پھل دے دیا ہے۔ بادشاہ نے کہا زہ اور وزیر نے ایک اور تھیلی پکڑا دی۔ تب بادشاہ نے کہا۔ بھاگو یہاں سے یہ بوڑھا تو ہمارے خزانے لوٹ لے گا۔

آپ بھی اُسی طرح شکرانہ ادا کریں

کہ آسمان یہ ترانے گانے لگے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ
لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

اے میرے بندو! تم شکر سے میرے حضور جھک رہے ہو میں تمہیں بڑھاتا چلا جاؤں گا اور میرے خزانے اس بادشاہ کے خزانوں کی طرح نہیں ہیں۔ وہ نہ ختم ہونے والے خزانے ہیں۔ تم لُوٹتے چلے جاؤ۔ میں عطا کرتا چلا جاؤں گا۔ خدا کرے کہ ہم ایسے ہی نظارے دیکھیں۔"

اجتماعی دعا کے بعد حضور نے فرمایا :۔

"اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں آپ کو واپس لے کر جائے اپنے فضلوں کا سایہ آپ کے سروں پر رکھے۔ اپنی محبت آپ کو عطا کرے۔ اس محبت کو وفا بخشے آپ اس کے وفادار اور محبت کرنے والے بن جائیں وہ وفاؤں کو قبول کرنے والا مہربان محبوب ثابت ہو۔ ہمیشہ خدا کے فضلوں کا سایہ آپ کے سر پر رہے۔ آپ کو خدمت دین کی پہلے سے بڑھ کر ہمیشہ ہر آن بڑھ کر اور بھی بڑھ کر توفیق عطا ہوتی رہے۔" آمین۔

مہینہ ہے میری ملاقات کا

نیکیوں کا نمازوں کا صدقات کا
اک مہینہ ہے زہد و عبادات کا

ایک تحفہ ہے اللہ کا ماہِ صیام
نعمتوں کا خدا کی عنایات کا

اِس کی خاطر اسی میں اتارا گیا
وہ جو منبع ہے سب خیر و برکات کا

جس میں قرآن کا نور نازل ہوا
نوعِ انساں کی خاطر ہدایات کا

صومِ رمضان ہیں مومنوں کے لئے
ایک موقع دلوں کی مناجات کا

میرے بندوں سے کہ دو میں نزدیک ہوں
یہ مہینہ ہے میری ملاقات کا

اُن کی سنتا ہوں جو بھی پکارے مجھے
میں مداوا ہوں بندوں کی حاجات کا

مجھ کو مانو میں قادر ہوں رزّاق ہوں
میں ہی خالق ہوں ارض و سموات کا

جن کو مل جائے دنیا میں میری پناہ
ان کو کیا غم ہے خوف و خطرات کا

غلبۂ دیں مقدّر ہے مہدیؑ کے ساتھ
یہ ہے وعدہ خدا کی بشارات کا

جو مٹانے کو اٹھے وہ خود مٹ گئے
یہ نشاں ہے خدا کے نشانات کا

ہم کو کچھ ڈر نہیں ہے عدو کا سراج
ہم پہ سایہ ہے اسکی عنایات کا

(سراج الحق قریشی ایم۔ اے ربوہ)

کیا آپ نے چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیا ہے؟
(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ربوہ کے خالی پلاٹوں میں مکانات بنانے کے لئے

آرکیٹکٹس کا مشورہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق ربوہ کے خالی پلاٹوں میں مکانات بنانے کے خواہشمند افراد جو آرکیٹکٹوں سے مشورہ لینے کے خواہشمند ہوں مندرجہ ذیل احباب سے مشورہ لے سکتے ہیں۔ انہوں نے اس کارِ خیر کے لئے اپنی خدمات پیش فرمائی ہیں۔ فجزاھما اللہ احسن الجزاء

(۱) مکرم قاضی ظفر اقبال صاحب آرکیٹکٹ (۱) ہر مہینہ کے پہلے جمعہ کو صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک۔
جدید بلاک۔ دار الضیافت۔ ربوہ

(۱۱) روزانہ سوائے جمعہ اور رخصت کے دن ۴ بجے سوک سنٹر نیو گارڈن ٹاؤن۔ لاہور

(۲) مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب چارٹرڈ آرکیٹکٹ ٹاؤن پلانر } ۴ منٹگمری روڈ۔ لاہور

چیرمین انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

ضروری ہدایات برائے طالبات فضل عمر کلاس

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس انشاء اللہ ۱۷ر جولائی تا ۳۱ر جولائی منعقد ہوگی۔ تمام اضلاع کی صدر صاحبات یہ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ مجالس سے زیادہ سے زیادہ طالبات کلاس ہذا میں شامل ہو کر استفادہ کریں۔ شامل ہونے والی طالبات کی اطلاع ۱۰ر جولائی تک دفتر لجنہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ بیرون ربوہ سے آنے والی طالبات کو چاہیئے کہ وہ ربوہ پہنچتے ہی اپنے کوائف فارم پُر کریں۔ جو طالبات ربوہ میں اپنے عزیزوں کے گھروں میں ٹھہریں گی وہ بھی آتے ہی منتظمہ تدریس و درسگاہ سے رابطہ قائم کریں۔ جن لجنات کی طالبات کی تعداد زیادہ ہو وہاں کی صدر صاحبہ ایک ذمہ دار نگران مقرر کر کے ساتھ بھجوائیں۔ نیز طالبات کو یہ تلقین کریں کہ وہ مہمان خانہ میں رہائش کے دوران عزیزوں سے ملاقات کرنے کے لئے اصرار نہ کریں۔ نیز جو جمعہ کے دن اپنے رشتہ داروں سے ملنے جانا چاہتی ہوں وہ اپنے والدین سے لکھوا کر لائیں۔ بغیر اجازت نامہ دیکھے کسی کو مہمان خانہ سے باہر نہیں جانے دیا جائے گا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے فضائل

(مکرم چوہدری خوشی محمد صاحب شاکر مربی سلسلہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۚ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

(البقرہ آیت ۱۸۴ تا ۱۸۶)

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

(سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اُسے) اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی) ہوگی اور ان لوگوں پر جو اس (یعنی روزہ) کی طاقت نہ رکھتے ہوں (بطور فدیہ) ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرط استطاعت) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لیے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا روزے رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے۔

رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لیے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں اس لیے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے کہ (نہ مریض ہو نہ مسافر) اُسے چاہیئے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد پوری کرنی (واجب) ہوگی اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا اور (یہ حکم اس نے اس لیے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑ جاؤ اور) تاکہ تم تعداد کو پورا کر لو اور اس بات پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تاکہ تم (اس کے) شکر گزار بنو۔

روزہ کی مقدس عبادت تمام مذاہب میں پائی جاتی ہے۔ عیسائیت میں بھی روزہ کا ذکر ملتا ہے لکھا ہے کہ

"اس وقت روح یسوع کو جنگل میں لے گیا تاکہ ابلیس سے آزمایا جائے اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کر کے آخر کو اسے بھوک لگی۔ (متی ۴/۱-۲)

اپنے حواریوں کو بھی حضرت مسیحؑ یہی تعلیم دیتے تھے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ بعض نئے حواری ایک شخص کے امراض روحانیہ کو دور نہ کر سکے انہوں نے علیحدگی میں حضرت مسیح سے عرض کی تو آپ نے فرمایا:۔

کہ یہ قسم بجز خاص نمازوں دعاؤں اور روزوں کے نہیں نکل سکتی۔

(متی ۱۷/۲۱)

حدیث میں بھی روزوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

حضرت سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کے آخری روز خطبہ ارشاد فرمایا۔

آپؐ نے فرمایا!

کل تم پر ایک بہت بڑا عظمت والا مہینہ چڑھنے والا ہے وہ بابرکت مہینہ ہے اس مہینہ میں ایک ایسی رات آتی ہے جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں اور اس کی راتوں میں قیام (تہجد) کو خاص نفلی عبادت قرار دیا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کوئی نفلی نیکی بجا لاتا ہے تاکہ اُسے قرب الٰہی نصیب ہو اس نے گویا دوسرے مہینوں کا فرض ادا کر دیا ہے اور جو شخص اس مہینہ میں فرض ادا کرتا ہے اس نے گویا ستر سال کے فرائض ادا کر دیئے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے یہ باہمی ہمدردی کا ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کے رزق میں زیادتی کی جاتی ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کسی شخص کی افطاری کرواتا ہے اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کی گردن جہنم سے آزاد ہو جاتی ہے اور اسے روزہ دار ہی کی طرح ثواب ملتا ہے ہاں روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہر ایک شخص کو یہ توفیق کہاں کہ وہ روزہ دار کی افطاری کرا سکے۔ حضورؐ نے فرمایا۔

یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ ہر اُس شخص کو دیتا ہے جو کسی روزہ دار کی افطاری دودھ کے گھونٹ سے یا کھجور سے یا پانی کے گھونٹ سے کرواتا ہے ہاں جو روزہ دار کو پوری طرح سیر کرتا ہے اس کو تو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے ایسا پلائے گا کہ اُسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہ لگے گی۔

حضورؐ نے فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے جس کا پہلا حصہ رحمت۔ درمیانی مغفرت اور آخری حصہ جہنم سے آزادی ہے۔ اس مہینہ میں جو شخص اپنے غلام یا خادم کے کام میں تخفیف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بخشش عطا فرمائے گا اور جہنم سے آزادی بخشے گا۔

(مشکوٰۃ المصابیح)

اسی طرح بخاری کتاب الصوم میں روزے کی فضیلت یوں بیان ہوئی ہے۔

عن ابی ھریرۃ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

یعنی حضرت ابو ہریرۃ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایمان (کی مضبوطی) اور ثواب کی خاطر رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیٰطِیْنُ۔

یعنی بخاری کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رمضان میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطان کو (زنجیروں میں) جکڑ دیا جاتا ہے۔

روزہ کی جزا

عن ابی ھریرۃ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ

(بخاری کتاب الصوم)

حضرت ابو ہریرۃؓ فرماتے ہیں کہ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بنی آدم کے ہر عمل کی جزا اُسے ملتی ہے لیکن روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا ہوں۔ (جو روزہ دار کو ملتی ہے)

شرعی عذر کے بغیر روزہ نہیں چھوڑنا چاہیئے

راوی ابو ہریرۃؓ ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْہُ صَوْمُ الدَّھْرِ کُلِّہٖ وَاِنْ صَامَہٗ

(ترمذی کتاب الصوم)

جو شخص شرعی اجازت یا بیماری کے بغیر روزہ ترک کر دیتا ہے پھر اگر وہ زمانہ بھر روزے رکھے تو اس کی قضاء نہیں ہو سکتی۔

روزہ دار جھوٹ نہ بولے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔

(بخاری کتاب الصوم)

ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص روزہ رکھ کر بھی جھوٹ بولنا ترک نہیں کرتا اور جھوٹ پر عمل پیرا ہونا نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو ہرگز ضرورت نہیں کہ وہ شخص روزے کے نام پر اپنا کھانا اور پینا چھوڑے۔

روزے اور قرآن کریم شفاعت کریں گے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ۔ اَلصِّیَامُ وَالْقُرْاٰنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَقُوْلُ الصِّیَامُ اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ (البیہقی)

حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن مجید کی شفاعت مومن کے بارے میں قبول کی جائے گی روزہ کہے گا۔ اے میرے رب! میں نے اس مومن کو کھانے اور شہوات سے دن کے وقت روکے رکھا تو اس کے بارہ میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن مجید کہے گا میں نے رات کے وقت اسے نیند سے باز رکھا اس کے بارے میں میری سفارش منظور فرما پس ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ روزے اور قرآن کریم کے حضور ہماری سفارش کریں تو ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن کریم کو اپنی روحانی غذا بنالیں۔ اور کثرت سے پڑھا کریں اور خاص طور پر ماہ رمضان میں اس کی تلاوت کیا کریں اور بغیر شرعی عذر کے روزہ کبھی نہ چھوڑیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخشے گا..... جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے جو شخص روزے سے محروم رہتا ہے۔ مگر اس کے دل میں یہ نیت دلی دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لیے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لیے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ کسی شخص پر اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا اور ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۸ تا صفحہ ۲۵۹)

نیز فرمایا۔

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اثر ہے۔ جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لیے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۲۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ملفوظات جلد نمبر ۴ صفحہ ۲۵۶ میں شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ کے تحت لکھتے ہیں کہ۔

"اس سے ماہ رمضان کی عظمت (ثابت) ہوتی ہے صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لیے غرہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔"

نیز فرمایا کہ

میری تو یہ حالت ہے۔ کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۰۳)

"الفضل" کی اشاعت آسانی سے دس ہزار کی جا سکتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے اس ارشاد کو پورا کرنے کیلئے آپ کیا کوشش کر رہے ہیں؟ مینیجر

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

۱۱ر جولائی ۱۹۸۳ء سے قبل چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا کرنے والے مجاہدین کے اسماء گرامی انشاء اللہ تعالیٰ ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل کر کے بغرض دعا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مجاہدین اس مبارک فہرست میں شامل ہونے کی سعی بلیغ فرمائیں اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اطفال و ناصرات توجہ فرمائیں

شعبہ اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کروایا جاتا ہے۔ اس سال بھی یہ مقابلہ مضمون نویسی ہو رہا ہے اور اس کا عنوان "سیرت حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ" ہے۔

مقابلہ میں اول دوم اور سوم آنے والے اطفال و ناصرات کو علی الترتیب ۲۰۰ روپیہ اور ایک صد پچاس اور ایک صد روپے دیئے جائیں گے۔ مضمون لکھتے وقت مندرجہ ذیل کتب کو مدنظر رکھیں۔

۱۔ سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
۲۔ تاریخ اسلام از علامہ ابن خلدون
۳۔ اردو دائرۃ معارف اسلامیہ جلد ۱۲ شائع کردہ پنجاب یونیورسٹی
۴۔ عہد نبوی کے فوجی کمانڈر
۵۔ سیرت صحابہ جلد دوم از مولانا سعید انصاری
۶۔ عشرہ مبشرہ
۷۔ رحمت دارین کے سو شیدائی
۸۔ اصحاب بدر

مرکز میں مضمون بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء مقرر کی گئی ہے۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

فریضہ زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست ثواب و برکت کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ جاری ہے۔ لہٰذا وہ اپنی زکوٰۃ کی جلد ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و اخلاص میں روز و شب برکت پیدا فرمائے آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ناظمین / منتظمین اطفال متوجہ ہوں

مورخہ ۱۰ر جولائی تا ۱۵ر جولائی ۱۹۸۳ء ہفتہ وصولی اطفال منایا جائے گا۔ اس ہفتہ کے دوران جولائی تک کا چندہ مجلس اور چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے مرکز بھجوائیں۔

(سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

نیا مالی سال مبارک ہو۔ دعاؤں کے ساتھ کام شروع کر دیجئے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ دور ضلع نواب شاہ کا چندہ وقفِ جدید کے وعدہ جات میں شاندار اضافہ اور حضور ایدہ اللہ کا اظہار خوشنودی

جماعت احمدیہ دور ضلع نواب شاہ نے اپنے گذشتہ سال ۱۹۸۲ء کے وعدہ جات چندہ وقفِ جدید مبلغ ۸۱۵ر روپے میں نمایاں اضافہ کر کے امسال مبلغ ۵۶۷۰ر روپے تک پہنچا دیئے ہیں اور یہ غیر معمولی اضافہ ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اس پر مزید یہ ہے کہ ۱۔ مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب ۲۔ مکرم چوہدری محمد نواز صاحب مع اہلیہ محترمہ ۳۔ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب صدر جماعت اور ۴۔ مکرم حاجی رسول بخش صاحب نے ۱۰۰۰ر روپے فی کس وعدہ کر کے معاونین خصوصی کی صفِ اول میں شمولیت فرمائی ہے۔

نیز اہلیہ محترمہ مکرم حاجی رسول بخش صاحب ۵۰۰ر کا وعدہ کر کے معاونینِ خصوصی کی صفِ دوم میں شامل ہوئی ہیں۔

نمبر ۱، ۲ اور ۵ نے نقد ادائیگی بھی فرما دی ہے۔ اس طرح پر کل ۲۵۵۵ر روپے کی نقد ادائیگی ہوئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں بغرض دعا رپورٹ بھجوائی گئی تو حضور ایدہ اللہ نے تحریر فرمایا۔

"جزاکم اللہ۔ الحمد للہ
جزاکم اللہ احسن الجزاء"

احباب جماعت کی خدمت میں بھی ان مخلصین کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ امید ہے کہ باقی جماعتیں اور احباب بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی سعی بلیغ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے اور سب کو دینی و دنیوی فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

سیرالیون میں "ناصر ڈے" اور ایک علمی مجلس کا انعقاد

مکرم بشیر احمد اختر صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بو اطلاع دیتے ہیں کہ حسب سابق اس سال بھی ۱۱ر مئی کو ناصر ڈے پوری شان سے منایا گیا۔ آج سے تیرہ سال قبل اس روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس سکول کے اساتذہ اور طلباء سے تاریخی خطاب فرمایا تھا۔ یہ سکول سیرالیون میں سب سے پہلا احمدیہ سیکنڈری سکول ہے۔ جو ۱۹۶۰ء میں مکرم شیخ نصیر الدین صاحب امیر سیرالیون کی کوشش سے کھلا آپ ہی اس سکول کے پہلے پرنسپل تھے۔ اب یہ سکول بفضلہ تعالیٰ ملک کے بہترین سکولوں میں شمار ہوتا ہے۔ جلسہ سکول کے ہال میں زیر صدارت مولانا محمد صدیق صاحب امیر و مشنری انچارج منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد الحاج کمانڈا بونگے جنرل سیکرٹری مشن نے ۱۱ر مئی ۱۹۷۰ء کے واقعات کی تفصیل بیان کی۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح آپکی شخصیت نے بو کے لوگوں کو متاثر کیا آپ نے اس موقعہ پر افریقین احباب کے جمِ غفیر سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

TODAY IS YOUR DAY

تو فضلو تکبیر کے نعروں اور اسلام و احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی تھی۔ اس معرکہ آرا تقریر کے بعد طلباء میں تلاوت قرآن کریم اور تقریری مقابلہ کا آغاز ہوا۔ تقریری مقابلہ کے عنوان تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کے حالات زندگی، آپ کے کارنامے، ایک "احمدی کے فرائض"۔ اس تقریری مقابلہ میں ناصر احمدیہ سیکنڈری سکول KENEMA کا طالبعلم اوّل رہا۔ احمدیہ سیکنڈری سکول BLAMA کا طالبعلم دوم اور احمدیہ سیکنڈری سکول JURU کا لڑکا سوم آیا۔

تحریری مقابلہ میں چار سکولوں نے حصہ لیا۔ اوّل BO سکول کا طالبعلم رہا۔

اس کے بعد پرنسپل صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی جسمیں آپ نے بتلایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وزارت تعلیم نے سکول کو درجہ اوّل دیتے ہوئے ایڈوانس لیول (ADVANCE LEVEL) کلاسز سائنس اور آرٹس مضامین میں شروع کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

تقریب کے آخر میں مولانا محمد صدیق صاحب امیر سیرالیون نے طلباء میں انعامات تقسیم کرنے کے بعد اپنے خطاب میں خلافت کے بابرکت نظام سے وابستگی کی احباب کو تلقین فرمائی۔

تقریب کے اختتام سے قبل سینئر پریفیکٹ نے محترم امیر اور مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا۔

۵۔ مکرم لطیف احمد صاحب پرنسپل احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بلاما (سیرالیون) اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے اور پڑھانے کا پروگرام بنایا گیا اس سلسلہ میں اساتذہ کو مختلف کتب دی گئیں تاکہ مطالعہ کے بعد اس کا ملخص سکول کے طلباء اور دوسرے احباب کو وہ سنائیں۔ اس سلسلہ میں تین مجالس منعقد ہو چکی ہیں۔ جن میں فتح اسلام، توضیح مرام کا ملخص دو اساتذہ پیش کر چکے ہیں۔ تیسری میٹنگ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتاب نظام نو مقرر کی گئی اس میٹنگ میں غیر از جماعت احباب کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی۔ ۱۴ر اپریل بروز جمعرات سکول ہال میں ۲ بجے بعد دوپہر۔ یہ مجلس منعقد ہوئی۔ یہ اجلاس ۱½ گھنٹہ تک جاری رہا۔ جس کے بعد پون گھنٹہ تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا آج کے مقرر احمدیہ سکول کے ایک ہونہار فارغ التحصیل MR KORUMA تھے۔ یہ بابرکت تقریب دعا پر ختم ہوئی۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

میڈیکل سٹوڈنٹس متوجہ ہوں

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کرایا جا چکا ہے جن احمدی طلباء کو امسال قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں داخلہ ملے اور جب وہ داخلہ کے سلسلہ میں بہاولپور تشریف لائیں تو محمد اکرم وقار صاحب ۸۸۔ جوہر ہال یا خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔ نیز درج ذیل کاغذات اپنے ہمراہ لائیں

۱۔ میٹرک سرٹیفکیٹ اصل
۲۔ ایف ایس سی سرٹیفکیٹ اصل
۳۔ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ "
۴۔ میڈیکل FITNESS سرٹیفکیٹ منجانب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ
۵۔ ایک لاکھ کا شورٹی بانڈ منجانب مجسٹریٹ درجہ اوّل
۶۔ کالج و ہوسٹل داخلہ فیس مبلغ ۱۳۵۰ر روپے

(شاہ محمد جاوید۔ ناظم امور طلباء
۱۰۸۔ اقبال ہال قائداعظم میڈیکل کالج بہاولپور)

دعائے مغفرت

خاکسار کی تائی محترمہ شریفہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب افضل کاہلوں سکنہ چھور چک ۱۱۷ر ضلع شیخوپورہ ۵ر جون ۱۹۸۳ء کو چند یوم علیل رہنے کے بعد بقضائے الٰہی لاہور میں ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جنازہ ۶ر جون کو ربوہ لایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر حضرت صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے سوگوار ضعیف خاوند کے علاوہ دو بیٹے اور چھ پوتے پوتیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل دے اور انہیں مرحومہ کی خوبیوں اور دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(مبشر احمد کاہلوں۔ استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ)

کھیلوں کا سامان، بچوں کے کھلونے
فیتسی چوڑیاں۔ آرٹیفیشل جیولری
شاہد شاپنگ سنٹر
افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ

برائے فروخت
ایک یونٹ آئس ورائس فیکٹری چالو حالت میں برائے فروخت موجود ہے
رابطہ
مسائل و وسائل کا سنگم املاک کنسرن ریلوے روڈ ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵۔ ۶۔ ۷ جولائی
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کر لیں
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان
چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)